بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم ہفتہ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily
ALFAZL
RABWAH

قیمت فی پرچہ ۴۵ پیسے

جلد ۶۸/۳۳	۱۳ ذیقعدہ ۱۳۹۹ھ ۔ ۶ اخاء ۱۳۵۸ہش ۔ ۶ اکتوبر ۱۹۷۹ء	نمبر ۲۲۶

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۵ اخاء (اکتوبر) مکرم صاحبزادہ مرزا انس احمد صاحب پرائیویٹ سیکرٹری حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بذریعہ فون اطلاع دی ہے کہ حضور ایدہ اللہ ۴ اکتوبر کو پونے بارہ بجے دوپہر بخیریت اسلام آباد پہنچ گئے۔ الحمد للہ

احباب جماعت بالالتزام دعائیں جاری رکھیں کہ خدا تعالیٰ حضور کو اپنی حفظ و امان میں ہر طرح خیر و عافیت سے رکھے اور آپ کی مہماتِ دینیہ میں ہر قدم پر ان کا حامی و ناصر ہو۔ آمین

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ربوہ ۵ اخاء (اکتوبر) آج نماز جمعہ مسجد اقصیٰ میں محترم امیر مقامی صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب کی ہدایت پر محترم مولانا عبد المالک خان صاحب ناظر اصلاح و ارشاد نے پڑھائی۔ نماز سے قبل خطبہ جمعہ میں مولانا نے احباب جماعت کی توجہ مستقبل قریب میں آنے والے اجتماعات مجالس خدام، انصار اور لجنات کی طرف دلائی اور کہا کہ احباب جماعت ان اجتماعات میں زیادہ سے زیادہ تعداد میں شریک ہو کر استفادہ کریں۔ آپ نے احبابِ ربوہ کو آنے والے مہمانوں کی خدمت کرنے کی طرف متوجہ کرتے ہوئے کہا کہ ہمارا ان سے سلوک اعلیٰ درجہ کا ہونا چاہیئے۔ ہمیں چاہیئے کہ ہم اپنی آنکھیں ان کی راہوں میں بچھا دیں۔ ہماری زبانیں اتنی شیریں ہوں، تبسم اتنا اعلیٰ درجہ کا ہو کہ آنے والے ایک سکون اور راحت محسوس کریں۔

آپ نے ربوہ کے دوکانداروں کو مہمانوں کے خیر مقدم کی طرف متوجہ کیا اور کہا کہ آنے والے مہمانوں کے ساتھ تلطف اور مہربانی سے پیش آئیں۔

محترم مولانا نے کہا کہ الٰہی جماعتوں کی خصوصیت یہ ہوتی ہے کہ وہ اپنے نفس کا تزکیہ کرتی ہیں اور اسی کے ساتھ ان کے دلوں میں ایک قومی جذبہ بھی بیدار ہوتا ہے۔ اسی جذبہ کے تحت وہ اپنے علاوہ دوسروں کی بھلائی کا زیادہ خیال رکھتے ہیں۔

آپ نے احباب جماعت کو اجتماعات کی کامیابی کے لئے دعائیں کرنے کی بھی تلقین کی اور کہا کہ خدا کرے کہ ہم ایک قومی جذبے کے تحت آنے والوں کا خیر مقدم کریں اور ان راہوں سے بچنے والے ہوں جو خدا کو ناراض کرنے والی ہوں۔

زکوٰۃ کی ادائیگی ہر صاحبِ نصاب پر فرض ہے۔

(ناظر بیت المال آمد ربوہ)

بحرِ حکمت کے موتی، جوامعُ الکلم، جواہرُ الکلام

مسلمان قرآن کے پورے پابند ہوئے بغیر ترقی نہیں کر سکتے

پہلے جو ترقی ہوئی وہ تقویٰ اور راستبازی سے ہوئی اب بھی جب ترقی ہوگی اسی طرح ہوگی

ارشاد باری تعالیٰ

فِیْ صُحُفٍ مُّکَرَّمَۃٍ ۙ مَّرْفُوْعَۃٍ مُّطَهَّرَۃٍ ۙ ..... کِرَامٍ بَرَرَۃٍ ۙ (عبس آیت ۱۴-۱۵-۱۷)

ترجمہ:- (یہ قرآن ایسے) صحیفوں میں ہے جو عزت والے بلند شان اور پاک ہیں ..... (ایسے لوگوں کے ہاتھوں میں) جو معزز ہیں اور اعلیٰ درجہ کے نیکوکار ہیں (یعنی قرآن مجید کی برکت سے صحابہ بڑی بڑی عزتیں پائیں گے اور نیکیوں میں ترقی کریں گے۔)

حدیث النبی صلی اللہ علیہ وسلم

اِنَّ الَّذِیْ لَیْسَ فِیْ جَوْفِہٖ شَیْءٌ مِّنَ الْقُرْاٰنِ کَالْبَیْتِ الْخَرِبِ (ترمذی۔ فضائل القرآن)

ترجمہ:- (آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا) جس کو قرآن کا کچھ بھی حصہ یاد نہیں وہ ویران گھر کی طرح ہے۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

"لوگ چاہتے ہیں کہ ترقی ہو مگر وہ نہیں جانتے کہ ترقی کس طرح ہوا کرتی ہے۔ دُنیا داروں نے تو یہی سمجھ لیا ہے کہ یورپ کی تقلید سے ترقی ہوگی مگر میں کہتا ہوں کہ ترقی ہمیشہ راستبازی سے ہوا کرتی ہے۔ اس کے لئے اللہ تعالےٰ نے نمونہ رکھا ہوا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپؐ کی جماعت کا نمونہ دیکھو۔ ترقی اُسی طرح ہوگی جیسے پہلے ہوئی تھی۔ اور یہ بالکل سچی بات ہے کہ پہلے جو ترقی ہوئی وہ صلاح اور تقویٰ اور راستبازی سے ہوئی تھی۔ وہ اللہ تعالیٰ کی رضا کے جویا ہوتے اور اس کے احکام کے تابع ہوتے۔ اب بھی جب ترقی ہوگی اُسی طرح ہوگی۔

..... اصل یہی ہے کہ جو کچھ اللہ تعالیٰ نے قرآن شریف میں سکھایا ہے جبتک مسلمان قرآن شریف کے پورے متبع اور پابند نہیں ہوتے وہ کسی قسم کی ترقی نہیں کر سکتے۔ جس قدر وہ قرآن شریف سے دُور جا رہے ہیں اُسی قدر وہ ترقی کے مدارج اور راہوں سے دُور جا رہے ہیں۔ قرآن شریف پر عمل ہی ترقی اور ہدایت کا موجب ہے۔ اللہ تعالیٰ نے تجارت، زراعت اور ذرائع معاش سے جو حلال ہوں منع نہیں کیا۔ مگر ہاں اس کو مقصود بالذات قرار نہ دیا جاوے بلکہ اس کو بطور خادم دین رکھنا چاہیئے۔ زکوٰۃ سے بھی یہی منشاء ہے کہ وہ مال خادم دین ہو۔" (ملفوظات جلد ہشتم صفحہ ۲۹-۳۰)

پبلشر: مسعود احمد ؛ پرنٹر: سید عبد الحی ؛ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ ؛ مقام اشاعت: دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ

روزنامہ الفضل ربوہ

۳ر ذیقعدہ ۱۳۹۹ھ
۲۶ر اخاء ۱۳۵۸ہش
۲۶ر اکتوبر ۱۹۷۹ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تخلیقِ کائنات کو بامقصد ثابت کرنیوالی بنیادی حقیقت

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں کائناتِ ارضی وسماوی اور اس کے محیرالعقول نظام کی تخلیق کا ہی بار بار ذکر نہیں کیا ہے بلکہ اس امر کی طرف بھی بار بار توجہ دلائی ہے کہ اس نے یہ وسیع وعریض کائنات اور اس کا محکم و ابلغ نظام جس کا مکمل ادراک محدود انسان کے محدود فہم سے بالا ہے۔ بلامقصد پیدا نہیں کیا۔ چنانچہ وہ فرماتا ہے:۔

وَمَا خَلَقْنَا السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا لٰعِبِيْنَ ۝ مَا خَلَقْنٰهُمَآ اِلَّا بِالْحَقِّ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ۝

(الدخان آیت ۳۹، ۴۰)

ترجمہ:۔ اور ہم نے آسمانوں اور زمین کو اور جو کچھ ان کے درمیان ہے (یعنی اس وسیع وعریض کائنات اور اس کے محکم و ابلغ نظام کو) کھیل تماشہ کے طور پر نہیں بنایا۔ ہم نے انہیں لازمی طور پر ایک دائمی اور ہمیشہ رہنے والے مقصد کے پیش نظر پیدا کیا ہے۔

یہاں طبعاً سوال پیدا ہوتا ہے کہ وہ دائمی اور ہمیشہ ہمیش رہنے والا مقصد جس کی خاطر کائنات کا محکم و ابلغ نظام خدا تعالیٰ نے پیدا کیا کیا ہے؟ قبل اس کے کہ ہم خود قرآن مجید کی رو سے اس مقصد پر روشنی ڈالیں ایک اور امر کا جس کی طرف اللہ تعالیٰ نے بطور خاص توجہ دلائی ہے ذکر کرنا ضروری ہے اور وہ یہ ہے کہ آسمان اور زمین اور ان کے درمیان جو کچھ ہے اسے اللہ تعالیٰ نے انسان کے لئے پیدا کیا ہے اور اس میں پائی جانے والی ہر چیز کو اس نے انسان کی خدمت پر لگا رکھا ہے اور انسان سے کہا ہے کہ اسے جو قوتیں اور استعدادیں عطا کی گئی ہیں انہیں وہ بروئے کار لا کر حتی الوسع والطاقت خود بھی ہر چیز سے فائدہ اٹھائے اور اپنے لئے مادی اور روحانی ترقیات کے سامان پیدا کرکے اللہ تعالیٰ کا فرمانبردار اور شکرگزار بندہ بنے۔ چنانچہ اس حقیقت کی طرف اشارہ کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَسَخَّرَ لَكُمْ مَّا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا مِّنْهُ ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ ۝ (الجاثیہ آیت ۱۴)

ترجمہ:۔ اور (اے انسانو!) جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے سب کا سب اس نے تمہاری خدمت پر لگایا ہوا ہے۔ اس میں فکر کرنے والی قوم کے لئے بڑے نشان ہیں۔

ایک طرف تو خدا تعالیٰ نے یہ فرمایا ہے کہ ہم نے آسمانوں اور زمین کو اور ان میں پائی جانے والی چیزوں کو بلامقصد اور بلاحکمت پیدا نہیں کیا اور دوسری طرف اس نے یہ فرمایا کہ آسمانوں اور زمین میں پائی جانے والی تمام چیزوں کو ہم نے انسانوں کی خدمت پر لگا رکھا ہے۔ اس سے صاف ظاہر ہے کہ آسمانوں اور زمین اور ان میں پائی جانے والی تمام چیزوں کی پیدائش کے دائمی اور ہمیشہ ہمیش قائم رہنے والے مقصد کا انسان سے گہرا تعلق ہے اور انسان کے لئے اس دنیا میں زندگی گزارتے ہوئے اس عظیم مقصد کو مدنظر رکھنا اور اپنی ہر حرکت و سکون کو اس مقصد عظیم کے تابع بنانا ازبس ضروری ہے۔

اب ہم پیدائش کائنات کے اصل مقصد کی طرف آتے ہیں۔ سو اللہ تعالیٰ نے سورۃ الدخان آیت ۳۹، ۴۰ میں یہ بتانے کے بعد کہ اس نے اس کائنات کو کھیل تماشہ کے طور پر بلامقصد پیدا نہیں کیا۔ اگلی تین آیات میں یہ بتایا ہے کہ پیدائش کائنات کا وہ مقصد کیا ہے؟ چنانچہ فرماتا ہے۔

اِنَّ يَوْمَ الْفَصْلِ مِيْقَاتُهُمْ اَجْمَعِيْنَ ۝ يَوْمَ لَا يُغْنِيْ مَوْلًى عَنْ مَّوْلًى شَيْـًٔا وَّلَا هُمْ يُنْصَرُوْنَ ۝ اِلَّا مَنْ رَّحِمَ اللّٰهُ ؕ اِنَّهٗ هُوَ الْعَزِيْزُ الرَّحِيْمُ ۝

(الدخان آیت ۴۱ تا ۴۳)

ترجمہ:۔ یقیناً فیصلہ کا دن سب انسانوں کے (محاسبہ) کا مقررہ وقت ہے۔ اس دن کوئی دوست کسی دوست کے کچھ کام نہ آئے گا اور نہ (کسی اور طرف سے) وہ مدد دیئے جائیں گے۔ مگر (مدد اسی کی جائے گی) جس پر اللہ کا کرم ہوگا۔ بے شک وہی غالب ہے، بار بار رحم کرنے والا ہے۔

اس سے ظاہر ہے کہ کائنات اور اس کے محکم و ابلغ نظام کو معرض وجود میں لانے اور اس کائنات کی ہر چیز کو انسان کی خدمت پر لگانے کا مقصد یہ ہے کہ انسان اس آنی و فانی دنیا میں اپنے آپ کو اگلے جہان کی دائمی اور ہمیشہ ہمیش قائم رہنے والی زندگی کے لئے تیار کرے۔ یعنی اس جہان میں وہ اس طرح زندگی گزارے کہ وہ جہان اخروی کی ابدی جنتوں اور ان کی دائمی نعمتوں کا وارث بن کر رضائے الٰہی کے عظیم الشان انعام سے سرفراز ہو سکے۔ یہ کائنات اور اس کا محکم و ابلغ نظام جہانِ اخروی کے وجود اور وہاں کی دائمی حیات پر ایک زبردست اور ناقابل تردید ثبوت کی حیثیت رکھتا ہے۔

اگر جہان اخروی کا وجود نہ ہو تو اس کائنات کی تخلیق اور انسان کی پیدائش اور اس کا مقصدِ پیدائش جو تمام تر اطاعتِ باری سے عبارت ہے سب بے مقصد اور عبث ٹھہرتا ہے۔ اگر حیات الآخرۃ کا کوئی وجود نہیں تو پھر انسان کو عبادتِ خداوندی اور اطاعتِ باری کیلئے مکلف کرنے میں کوئی حکمت باقی نہیں رہتی۔ ہستی باری تعالیٰ کے بعد مذہب کی دوسری بنیادی حقیقت حیات الآخرۃ کا وجود ہی ہے۔ اس کی وجہ سے ہی تخلیق کائنات کے بامقصد ہونے کا حتمی اور یقینی ثبوت ملتا ہے۔ انبیاء کرامؑ کی بعثت بامقصد ٹھہرتی ہے اور حق و باطل کی کشمکش میں باطل کی شکست اور حق کی فتح کا نتیجہ خیز ہونا پایۂ ثبوت کو پہنچتا ہے۔ اس بنیادی حقیقت کے انکار کی صورت میں مذہب کی حیثیت ایک لایعنی فلسفہ سے زیادہ نہیں رہتی۔ اور انسان بالآخر خدا کی ہستی کا منکر ہو کر پکا دہریہ بن جاتا ہے۔ اور سراسر اباحتی زندگی گزارنے لگتا ہے۔

پس وہ بنیادی حقیقت جس سے تخلیق کائنات کے دائمی اور ہمیشہ ہمیش قائم رہنے والے مقصد کی نشاندہی ہوتی ہے یہی ہے کہ عالم آخرت برحق ہے اور وہی دائمی اور ہمیشہ ہمیش قائم رہنے والا جہان ہے۔ اللہ تعالیٰ نے کائنات اور اس کے محکم و ابلغ نظام کو اسی لئے تخلیق کیا ہے۔ اور نوعِ انسان کو پیدا کرکے اس کائنات کو اسی لئے اس کی خدمت پر لگایا ہے کہ انسان اس عارضی گھر میں اس طرح زندگی گزارے کہ وہ عالم آخرت کی دائمی اور ہمیشہ ہمیش قائم رہنے والی خوشحالی کا وارث بن سکے۔ اور رضائے الٰہی کی دائمی جنتوں میں بسیرا کرنے کے قابل ہو سکے۔ مامورین الٰہی کی بعثت کی سب سے اہم اور بنیادی غرض یہی ہوتی ہے کہ وہ تخلیق کائنات کے اس عظیم مقصد کو ذہن نشین کرکے لوگوں کو عالم آخرت کی ابدی اور دائمی زندگی کے لئے تیار کریں۔ وہ آتے ہی ایسے وقت میں ہیں جب لوگ عالم معاد سے منہ پھیر کر ہمہ تن دنیا ہی کی طرف جھک جاتے ہیں اور مقصدِ اصلی کے حصول سے دور جا پڑتے ہیں۔ اسی لئے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے آخرت فراموشی میں مبتلا لوگوں کو مخاطب کرکے فرمایا:۔

"اے لوگو! تم اپنے سچے خداوند خدا، اپنے حقیقی خالق، اپنے واقعی معبود کی شناخت اور محبت اور اطاعت کے لئے پیدا کئے گئے ہو۔ پس جب تک یہ امر جو تمہاری خلقت کی علت غائی ہے یقین طور پر تم میں ظاہر نہ ہو تب تک تم اپنی حقیقی نجات سے بہت دور ہو۔ اگر تم انصاف سے بات کرو تو تم اپنی اندرونی حالت پر آپ ہی گواہ ہو سکتے ہو کہ بجائے خداپرستی کے ہر دم دنیاپرستی کا ایک قوی ہیکل بت تمہارے دل کے سامنے ہے۔ جس کو تم ایک ایک سیکنڈ میں ہزار ہزار سجدہ کر رہے ہو۔ اور تمہارے تمام اوقات عزیز دنیا کی جق جق بک بک میں ایسے مستغرق ہو رہے ہیں کہ تمہیں دوسری طرف نظر اٹھانے کی فرصت نہیں .... تمہاری لیاقت، تمہاری نکتہ رسی، تمہاری دوراندیشی صرف دنیا کے کناروں تک ختم ہو جاتی ہے اور تم اپنی اس عقل کے ذریعہ سے اس دوسرے عالم کا ایک ذرا سا گوشہ بھی نہیں دیکھ سکتے۔ جس کی سکونت ابدی کے لئے تمہاری روحیں پیدا کی گئی ہیں۔ تم دنیا کی زندگی پر ایسے مطمئن بیٹھے ہو جیسے کوئی

(باقی دیکھیں صے پر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

علمِ البحر۔ قسط ۲

بحری گاد

(محترم پروفیسر حبیب اللہ خان صاحب ایم۔ ایس سی۔ ربوہ)

ہمارا ہر روز کا مشاہدہ ہے کہ جب کسی حوض یا تالاب میں پانی کچھ عرصہ جمع رہے تو اس کے پیندے پر بہت سی گاد جمع ہو جاتی ہے۔ ہواؤں کے ذریعہ اس میں گرد گرتی ہے اور اگر بارش ہو جائے تو گرد و پیش کا بہت سا گند اس میں منتقل ہو جاتا ہے اور کیچڑ کی شکل اختیار کر لیتا ہے۔ بس یہی صورت بہت بڑے پیمانہ پر سمندر کی ہے۔ سمندر تو اتنا بڑا تالاب ہے کہ اس نے زمین کا تین چوتھائی حصہ ڈھانک لیا ہے۔ ظاہر ہے کہ اس کا پیندا صاف نہیں ہو سکتا۔ سمندر میں جو جانور اور پودے پائے جاتے ہیں انکے خول اور مُردہ جسموں کے باقیات پیندے پر جمع ہوتے چلے جاتے ہیں اور ان کی بارش بغیر ایک سیکنڈ کے وقفہ کے کروڑوں سال سے متواتر سمندر کے پیندے پر ہو رہی ہے۔ دریاؤں کے ذریعہ جو مٹی کٹ کٹ کر ہر سال سمندر میں پہنچتی ہے اس کی مقدار اس قدر ہوتی ہے کہ اگر اسے ایک جگہ جمع کر دیا جائے تو اس سے چار میل لمبا اور ایک میل اونچا پہاڑ تیار ہو سکتا ہے۔ یہ سب مادے پیندے پر تہ در تہ جمع ہوتے چلے جاتے ہیں۔

گاد کی وہ تہیں جو ساحلی علاقوں کے قریب ہوتی ہیں اور زیادہ تر ان مادوں پر مشتمل ہوتی ہیں جو ہواؤں اور دریاؤں کے سمندر میں پہنچتا ہے ان کو ساحلی الاصل کہتے ہیں اور ان کو ذرات کے حجم کے مطابق یا ان کی باریکی کے لحاظ سے ریت، چکنی مٹی اور کیچڑ کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے۔ پھر ان اقسام میں سے ہر ایک کی رنگ کے اعتبار سے مزید تقسیم عمل میں آتی ہے۔

بحری زیرِ آب پر جو مادے جمع ہوتے ہیں ان کی نوعیت کا انحصار اوّل اس امر پر ہے کہ وہ کہاں سے اور کس طریق پر آئے۔ دوم اس امر پر بھی کہ [illegible]ی روؤں کی کیفیت کیا ہے۔ [illegible] ہے (جو ناحل پذیر ہونے کے باعث تہ نشین ہو جاتے ہیں) نہ صرف دریاؤں کے ذریعہ آتے ہیں بلکہ سمندر کی لہریں جو ساحل سے مسلسل ٹکراتی ہیں اس مادے کے مہیا کرنے میں بڑا کردار ادا کرتی ہیں۔ بڑی بڑی چٹانیں اور سخت پتھر بھی لہروں کی مسلسل ضرب اور خیزابہ میں موجود دوسرے سنگریزوں کی رگڑ سے گھستے اور کٹتے رہتے ہیں۔ پانی کی حل پذیری کی زبردست قوت اور ہواؤں کا تکسیدی عمل بھی چٹانوں کے کترنے میں اپنا اثر دکھاتے ہیں۔ پھر وہ جانور جو زمین میں سوراخ کرتے ہیں وہ بھی زمین کے نرم حصوں کی بربادی میں حصہ دار بنتے ہیں۔

بحری زیرِ آب پر جمع ہونے والی مٹی میں کچھ مُردہ نباتی اور حیوانی مادے بھی ضرور مل جاتے ہیں لیکن ان کی مقدار تیس فیصد سے کم ہوتی ہے۔ یہ سب مادے مل کر کیچڑ کی شکل اختیار کر لیتے ہیں۔ یہ کیچڑ زیادہ تر تین رنگ کی ہوتی ہے یعنی سُرخ، سبز اور نیلی۔

سُرخ کیچڑ سُرخی مائل بھورے رنگ سے زردی مائل بھورے رنگ کی ہوتی ہے۔ چین کے قریب بحیرہ زرد میں کثرت سے پائی جاتی ہے۔ اسی وجہ سے اس کا نام بحیرۂ زرد ہے۔ اسی طرح برازیل کے ساحل کے ساتھ ساتھ بھی ہوتی ہے۔ سبز کیچڑ شمالی امریکہ کے مشرقی ساحل کے ساتھ ساتھ، نیز آسٹریلیا، جنوبی افریقہ اور جاپان کے قریب پائی جاتی ہے۔ نیلی کیچڑ مقدار میں سب سے زیادہ ہوتی ہے۔ پیندے کا پندرہ فیصد حصہ اس سے ڈھکا ہوا ہے۔ یہ ہمیشہ نیلے رنگ کی نہیں ہوتی بلکہ کبھی بھوری سی اور کبھی کبھی سیاہی مائل بھی ہوتی ہے۔ یہ رنگ برنگی کیچڑ نہ صرف بحری زیرِ آب پر ہوتی ہے بلکہ بحری ڈھلوانوں پر بھی ملتی ہے لیکن گہرے سمندر میں اس کا وجود خال خال کہیں دکھائی دیتا ہے۔

خشکی سے دُور جہاں گہرائی پانچ ہزار فٹ سے زیادہ ہے تہ نشین مادوں اور مطرودات[1] کی نوعیت ساحلی علاقوں سے مختلف ہوتی ہے۔ ان میں ۳۰ فیصد سے زائد مادے جانوروں کے خول اور دوسرے باقیات کا ہوتا ہے جو ان کے مرنے کے بعد تہ نشین ہو جاتے ہیں۔ اس حصہ میں چونکہ نامیاتی[2] مادہ زیادہ ہوتا ہے اس لئے اس کو نامیاتی مطرودہ بھی کہتے ہیں۔

سمندر کے پیندے پر ان نامیاتی مادوں سے ایک چپکدار سی لیٹی یا گاد بن جاتی ہے جس کے قطعے قریباً ہر سمندر میں پائے جاتے ہیں۔ بحرِ اوقیانوس کا دو تہائی پیندا اس سے ڈھکا ہوا ہے۔ بحرِ ہند کا نصف اور بحرالکاہل کا قریباً ایک تہائی۔ اس گاد کی مقدار اس قدر زیادہ ہے کہ تمام برّ اعظم آسانی کے ساتھ اس سے ڈھکے جا سکتے ہیں۔ پھر یہ رنگا رنگ کی اور بعض دفعہ بڑی چپکدار ہوتی ہے۔ کبھی سفید یا سبز اور کبھی بھوری، گلابی یا نیلی۔

جب اس میں کیلسیم کی مقدار زیادہ ہوتی ہے تو اسے کلسی گاد کہتے ہیں۔ یہ گاد بعض دفعہ سخت ہو کر چاک کی صورت اختیار کر لیتی ہے۔ انگلستان میں ڈوور کی سفید چٹانیں اسی چاک سے بنی ہیں۔ اگر یہ اور زیادہ سخت ہو جائے تو چونے کا پتھر بلکہ سنگِ مرمر میں تبدیل ہو جاتی ہے۔

یہ گاد زیادہ تر ریگ صدفہ، خوردنی صدفہ، پرپایاں اور اسی قسم کے دوسرے جانوروں کے خولوں سے پیدا ہوتی ہے اور دو ہزار سے چار ہزار گز (ایک تا دو میل) کی گہرائی تک پائی جاتی ہے۔ اس سے زیادہ گہرائی پر کلسی مادے جمع نہیں ہو سکتے کیونکہ پانی کے زبردست دباؤ کی وجہ سے وہ اس میں حل ہو جاتے ہیں۔

دراصل سمندر میں پائے جانے والے جانوروں کی سب سے زیادہ مقدار سطحی پانی میں موجود ہوتی ہے۔ جب یہ جانور مرتے یا کسی وجہ سے ہلاک ہوتے ہیں تو ان کے خول اور باقیات بارش کی طرح پانی کے اندر اُترنے لگتے ہیں لیکن جوں جوں پانی کی گہرائی بڑھتی ہے اس کا دباؤ زیادہ ہوتا اور اس کی حل پذیری کی قوت میں بھی اضافہ ہوتا ہے ان خولوں اور باقیات کا بیشتر حصہ تو پیندے تک پہنچنے سے قبل ہی پانی میں حل ہو جاتا ہے لیکن جو بچ رہتا ہے اس کی مقدار بھی بہت کافی ہوتی ہے۔

جو گاد ریڈیولیریا قسم کے جانوروں اور ڈیاٹم کے باقیات سے پیدا ہوتی ہے اس میں سلیکان کا (جو ایک عنصر ہے) جزو نمایاں ہوتا ہے۔ یہ شیشے کی طرح چمکدار ہوتی ہے اور چار سے چھ ہزار گز (دو تا چار میل) کی گہرائی میں تہ نشین ہوتی ہے اس کی زیادہ تر مقدار بحرالکاہل میں پائی جاتی ہے لیکن بحرِ منجمد شمالی کے اطراف بھی پیندے کی ایک چوڑی پٹی اسی قسم کی گاد سے ڈھکی ہوئی ہے

یہ دونوں قسم کی گاد یعنی کلسی اور سلیکانی سمندر کے پیندے پر دو میل یا اس سے زیادہ گہرائی پر عام ہے لیکن جس جگہ گہرائی بہت زیادہ ہے وہاں سمندر کا فرش مختلف ہے اور اس جگہ چکنی مٹی موجود ہے۔ یہ مٹی بحرِ اوقیانوس اور بحرِ ہند کے بڑے بڑے خطوں میں پائی جاتی ہے لیکن بحرالکاہل میں سب سے زیادہ مقدار میں موجود ہے۔ اس سمندر کا $\frac{3}{5}$ حصہ اس مٹی کے وسیع قطعات سے ڈھکا ہوا ہے۔

اس مٹی کا سُرخ رنگ آٹھ یا نو فیصد فیرک آکسائڈ اور کوبالٹ، نکل اور تانبے کے آکسائڈوں کے ساتھ مل کر ہر اس چیز پر جو پیندے سے ذرا اوپر اُبھری ہوئی ہو ایک ٹھوس قشر بنا دیتا ہے۔ گہرے سمندر کے پیندے پر

[1] تہ نشین مادے جب دباؤ کے تحت سخت ہونے لگتے ہیں تو ہم انہیں مطرودہ کہتے ہیں

[2] حیوانی یا نباتی شئے جس میں کاربن بطور لازمی جزو کے ہوتی ہے نامیاتی کہلاتی ہے جیسے آٹا، چینی، لکڑی وغیرہ۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

منگنیز کی گولیاں بھی پائی جاتی ہیں جب ان گولیوں کا تجزیہ کیا گیا تو پتہ لگا کر ان کے اندر شارک مچھلی کا دانت یا وہیل مچھلی کے کان کی ہڈی موجود ہوتی ہے۔ یہ دو چیزیں ایسی ہیں جو نہ پانی میں حل ہوتی ہیں اور نہ ان میں انحطاط پیدا ہوتا ہے۔ یہ دانت اور ہڈیاں ان مچھلیوں کی معلوم ہوتی ہیں جو اَب سے ہزاروں لاکھوں سال قبل سمندر میں رہتی تھیں۔ وہیل مچھلی کے ڈھانچے میں سب سے سخت چیز اس کے کان کی ہڈی ہوتی ہے جو لاکھوں سال تک باقی رہتی ہے۔

لمبے عرصہ تک یہ مٹی سائنسدانوں کے لئے معمہ بنی رہی۔ ان کی سمجھ میں نہیں آتا تھا کہ خشکی سے بہت دور یہ مٹی سمندر کے پیندے پر کہاں سے آ گئی۔ اب قیاس یہ ہے کہ یہ اسی طرح بنی ہے جس طرح کلسی گاد لیکن سرد گہرائیوں میں جہاں پانی کا دباؤ اپنی انتہا کو پہنچا ہوا ہے چونے کا عنصر پانی میں حل ہو کر غائب ہو گیا لیکن دوسرے معدنی اجزا مثلاً لوہا ایلومینیم اور منگنیز وغیرہ باقی رہ گئے ان کے علاوہ شہابِ ثاقب کی گرد جو لاکھوں سال سے برابر برستی رہی ہے اس میں شامل ہے اور اس نے بھی اس مٹی کو سُرخ رنگ دے دیا ہے۔

سائنسدانوں نے ان مطروحات اور پیندے پر جمع ہونے والی گاد کا گہرا مطالعہ کرنے کے لئے سمندر کے فرش میں سوراخ کر کے اور تیز دھار والے کھوکھلے نل داخل کر کے ستر فٹ کی گہرائی تک کے نمونے حاصل کئے ہیں۔ اپنی ساخت کے اعتبار سے یہ نمونے پرت دار پائے گئے ہیں ان میں سے کئی تہیں ایسی بھی ہیں جو اب سے ہزارہا سال قبل کی جمی ہوئی ہیں۔ چونکہ ان پرتوں کی ترتیب کو برقرار رکھتے ہوئے مختلف تکنیکی طریقوں سے مختلف تہوں اور طبقات کا مطالعہ ہو سکتا ہے اِس لئے ان سے زمانہ گزشتہ کی آب و ہوا اور واقعات کی کچھ تفصیل تیار کی جا سکتی ہے۔ اِس لحاظ سے ہم کہہ سکتے ہیں کہ یہ نہ صرف سمندر کی بلکہ سارے کرہ کی طبقات الارضی تاریخ کے اوراق ہیں جن سے بہت کچھ معلومات حاصل کی جا سکتی ہیں۔

مثال کے طور پر ان نمونوں سے ہم یہ اندازہ کر سکتے ہیں کہ مختلف دَوروں میں سمندر کی سطح پر موسمی تغیرات کس قسم کے تھے اور کس کس قسم کے جانور اس دَور میں رہا کرتے تھے، جس زمانہ میں سمندر کا پانی گرم تھا اس وقت وہ جانور رہتے تھے جن کو گرمی پسند تھی اور انہیں کے باقیات اس دَور میں تہ نشین ہوئے اس کے برعکس سردی پسند جانوروں کے باقیات برفانی دَور کا پتہ دیتے ہیں۔ بحرالکاہل کے استوائی خطے میں سے جو نمونے پیندے کے حاصل کئے گئے ان کے تجزیہ سے معلوم ہوا کہ اب سے ستّر ہزار سے ایک سَو پچاس ہزار سال قبل یہاں کے سمندر کی بالائی تہ گرم تھی کیونکہ وہاں کے تہ نشین مادے میں گرمی پسند جانوروں کے باقیات نظر آتے ہیں۔ اس کے بعد سردی کا دَور آیا اور تہ نشین مادوں کی نوعیت بدل گئی۔

اِسی طرح بحرِ منجمد شمالی کے خطہ میں پیندے کے جو نمونے حاصل کئے گئے ان کے تجزیہ سے معلوم ہوتا ہے کہ ان کی پرتوں میں لوہے اور منگنیز کی مقدار کبھی زیادہ اور کبھی کم ہے۔ یہ دونوں دھاتیں اپنے حل شدہ مرکبات کی شکل میں دریاؤں کے ذریعہ سمندر تک پہنچتی ہیں۔ ان کی کمی بیشی اِس بات کی غمازی کرتی ہے کہ دریا کا جو پانی سمندر میں گرتا رہا ہے اس کی مقدار مختلف وقتوں میں مختلف رہی ہے۔ پانی کی کمی سردی کے دَور کو ظاہر کرتی ہے اور زیادتی گرمی کے دَور کو۔ لوہے اور منگنیز کی مقدار سے جو پیندے کی پرتوں میں پائی گئی یہ معلوم ہوتا ہے کہ اب سے نو ہزار سے لے کر اٹھارہ بیس ہزار سال قبل تک شمالی نصف کرہ میں سردی کا دَور تھا۔ سمندر کی تہ بہت نیچی تھی اور بحرِ اوقیانوس کا گرم پانی شمالی علاقوں تک نہیں پہنچتا تھا۔ اٹھارہ سے چھتیس ہزار سال قبل آب و ہوا گرم تھی اور سمندر کی سطح اونچی تھی۔ بحرِ اوقیانوس کا گرم پانی اپنے ساتھ ایسے جانوروں کو بھی شمالی علاقوں تک لے جاتا تھا جو گرمی کو پسند کرتے ہیں۔ اٹھائیس سے پینتالیس ہزار سال قبل کے درمیانی عرصہ میں بھی سردی کا دَور تھا۔ آجکل بحرِ اوقیانوس کا پانی کافی دور تک بحرِ منجمد شمالی میں جاتا ہے اور گزشتہ نو ہزار سال کے عرصہ میں آب و ہوا بحیثیت مجموعی معتدل رہی ہے البتہ سال بہ سال اس میں معمولی تبدیلی ہوتی رہتی ہے۔

پیندے کے نمونہ میں وہ تہیں جو سیدھی ہونے کی بجائے مڑی ہوئی اور ترچھی ہوتی ہیں وہ طبقات الارضی انقلابات مثلاً زلازل، آتش فشانی مادوں کے اخراج یا یخ زدگی کا پتہ دیتی ہیں۔

یہ مٹی کس رفتار سے جمع ہوتی ہے اس کا کسی کو علم نہیں۔ شاید ہزار سال میں بھی ایک انچ موٹی تہ نہ جمتی ہو۔ مختلف پرتوں اور تہوں کے وقت کا اندازہ کرنے کے مختلف طریق ہیں۔ ایک طریق یہ ہے کہ مختلف تہوں کی تابکاری کا مطالعہ کیا جاتا ہے اور اس طرح وقت کا ایک پیمانہ قائم ہو سکتا ہے۔ رفتار کے یہ اندازے جگہ جگہ کے لحاظ سے مختلف ہیں لیکن وہ سب یہ بتلاتے ہیں کہ یہ عمل بہت آہستگی اور سست رفتار سے ہوا ہے۔ ایک اوسط اندازے کے مطابق ہم کہہ سکتے ہیں کہ ایک ہزار سال میں خاکی الاصل مطروحات دس سے بیس سنٹی میٹر یعنی چار سے آٹھ انچ موٹا ہوتا ہے۔ کلسی اور سلیکائی گاد نصف سنٹی میٹر سے دو سنٹی میٹر ہوتی ہے اور سُرخ مٹی کی تہ نصف سنٹی میٹر سے بھی کم ہوتی ہے۔

بعض نمونوں میں ریت بھی پائی گئی ہے جو بہت حیرت انگیز ہے۔ ریت تو ان لہروں سے پیدا ہوتی ہے جو ساحلی علاقوں کو کترتی ہیں لیکن ساحل سے ہزاروں میل دور ان کا موجود ہونا بہت غیر معمولی ہے۔ اِس کا ایک سبب یہ بتلایا جاتا ہے کہ بعض سرد علاقوں میں جب ساحل کا پانی برف میں تبدیل ہو جاتا ہے تو ریت اس میں پھنس کر رہ جاتی ہے۔ پھر لہریں اسی برف کو دور دور تک لے جاتی ہیں اور جب یہ برف پگھلتی ہے تو ریت تہ نشین ہو جاتی ہے ایک اَور وجہ یہ بیان کی جاتی ہے کہ بڑی ڈھلوانوں سے گدلے پانی کی تیز رفتار رَوئیں (جن کو تکدری رَوئیں بھی کہتے ہیں) پیندے کے ساتھ ساتھ چلتی ہیں اور وہ خاکی الاصل مادے بہت بیشتہ دور دور تک پہنچا دیتی ہیں۔ ممکن ہے یہی وجہ ہو لیکن پورے وثوق سے کچھ نہیں کہا جا سکتا۔

سمندر کے پیندے پر گاد اور دوسرے مطروحات کی تہ کس قدر موٹی ہے اس کا اندازہ کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ جس طرح سمندر کی گہرائی معلوم کرنے کے لئے صوتی عمق پیما استعمال کئے جاتے ہیں اسی طرح اگر ہم ہلکی آواز کی بجائے زبردست دھماکے کریں تو آواز کی لہریں گاد کی تہوں میں سے گزرنے کے بعد اصل پیندے سے ٹکرا کر گونج کی شکل میں سُنی جا سکتی ہیں۔ اسی طرح زلزلہ کی لہروں میں ان تہوں کی وجہ سے جو انعطاف پیدا ہوتا ہے اس سے بھی تہوں کی موٹائی کا اندازہ کیا گیا ہے۔ اِس قسم کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ بحرِ اوقیانوس کے پیندے پر جو تہ نشین مادہ گاد کی شکل میں ڈھیلا ڈھیلا پڑا ہے اس کی موٹائی کئی درجن گزوں سے لے کر کئی سَو گز تک ہے لیکن جو مادہ دب دبا کر خوب ٹھوس بن چکا ہے وہ قریباً نصف میل سے لے کر دو میل تک موٹا ہے لیکن بحرالکاہل میں ان تہوں کی موٹائی اِس سے بہت کم ہے۔

اندازوں کا یہ اختلاف ظاہر کر رہا ہے کہ ابھی مطالعہ سرسری ہے اور مزید تحقیق کی ضرورت ہے۔ دراصل سمندر کا پیندا ایک ایسا خطّہ ہے جس کے بارے میں ہماری معلومات بہت کم اور سطحی نوعیت کی ہیں۔ مزید مطالعہ اور تجربات کے بعد ہی ہم صحیح نتائج اخذ کرنے کے قابل ہو سکیں گے۔

گاد کی اِس بڑی مقدار سے یہ سمجھنا غلطی ہوگی کہ اس کی وجہ سے سمندر کا پیندا ہموار ہو گیا ہو گا اور اس کے نشیب و فراز برابر ہو گئے ہوں گے۔ پیندے پر بڑے بڑے پہاڑ اور گہرے کھڈ اب بھی بدستور موجود ہیں اور ان میں تبدیلیوں کا سلسلہ برابر جاری ہے۔

ترجمان خواتین کی ضرورت

جلسہ سالانہ پر بہت سی تعداد میں غیر ملکی خواتین آتی ہیں۔ انگریزی، انڈونیشین اور دوسری زبانیں جاننے والی خواتین اور بچیاں اپنے نام پیش کریں۔ ایسے نام بہت جلد آ جانے چاہئیں تا ان کا نام نقشہ میں لکھا جا سکے اور کام سپرد کیا جا سکے۔

(صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سکینڈے نیویا میں تبلیغ اسلام کا سب سے پہلا مشن جماعت احمدیہ نے قائم کیا

سویڈن اور ڈنمارک کے مشنری انچارج مکرم کمال یوسف صاحب سے گفتگو

انٹرویو یوسف سہیل شوق

"سکینڈے نیویا میں اسلام کا پیغام سب سے پہلے جماعت احمدیہ کے ذریعے پہنچا" جھکی جھکی نظروں، آہستہ آواز میں بولنے والے سویڈن اور ناروے کے مشنری انچارج مکرم کمال یوسف صاحب نے اتنی بڑی بات بھی اس سادگی اور آہستگی سے کہی جس طرح وہ باقی باتیں کر رہے تھے ۔۔۔ میں چونک پڑا۔ سکینڈے نیویا کے علاقے کے تین ممالک یعنی ناروے، سویڈن اور ڈنمارک، دنیا بھر میں اخلاق باختگی اور بے حیائی میں سب سے آگے ہیں یعنی یہ لوگ اپنے بقول خود آزاد منش ہیں۔ کہ عام یورپی ان کو "بے حیا سکینڈے نیوین" قرار دیتے ہیں!

مکرم کمال یوسف صاحب ۱۹۵۶ء میں اس وقت سویڈن بھیجے گئے تھے۔ جبکہ وہ ابھی جامعہ احمدیہ کے آخری سال میں تھے اس تئیس ۲۳ سال کے عرصے میں انہوں نے ۱۸ سال تبلیغی محاذ پر جہاد کیا ہے اور سکینڈے نیویا کے تینوں ممالک میں مختلف عرصہ رہے ہیں۔ اس دوران میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ اور سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی زیر ہدایت وہ بالترتیب کوپن ہیگن اور گوٹن برگ میں جو علی الترتیب ڈنمارک اور سویڈن میں واقع ہیں جماعت احمدیہ کو دو خوبصورت مساجد بنانے کی توفیق ملی۔ جس کا افتتاح سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خود فرمایا اور مسجد ناصر گوٹن برگ کا سنگ بنیاد بھی

اب وہاں کسی سکول میں یہ نہیں پڑھایا جاتا کہ اسلام تلوار سے پھیلا ہے۔

حضور ایدہ اللہ نے خود اپنے دست مبارک سے ہی رکھا تھا۔ اس دوران مکرم کمال یوسف صاحب کی ذاتی کاوشوں اور شبانہ روز دعاؤں سے بہت سے سکینڈے نیوین باشندے احمدی ہو گئے ہیں۔ ان کے ذریعہ اسلام میں داخل ہونے والے یوگوسلاوین اس کے علاوہ ہیں۔

مکرم کمال یوسف صاحب نے ایک ملاقات میں بتایا کہ سویڈن کی مسجد اور مشن ہاؤس کے ارد گرد سو میل تک کوئی سکول کالج یا یونیورسٹی ایسی نہیں، جس میں خود میں نے جا کر اسلام کا پیغام نہ پہنچایا ہو اور باقاعدہ تقریر نہ کی ہو۔ انہوں نے بتایا کہ اس کے علاوہ تبلیغ کا دوسرا ذریعہ مسجد ہے جہاں پر مختلف گردوپیش معلومات حاصل کرنے کے لئے از خود آتے رہتے ہیں۔ ان میں مختلف سماجی تنظیمیں اور مذہبی ادارے شامل ہیں۔ جو اپنے اراکین کو مسجد احمدیہ لاتے ہیں۔

"کمال صاحب! سکینڈے نیویا میں پہلی بیعت کس نے اور کب کی؟

میرے اس سوال پر کمال صاحب کی نیم وا آنکھوں میں چمک سی لہرائی۔ اور انہوں نے بتایا کہ ان کو پہلی کامیابی ۱۹۵۶ء میں سویڈن جاتے ہی مل گئی۔ یہ ایک سویڈش نوجوان مسٹر ابرکس تھے جن کا اسلامی نام سیف الاسلام محمود رکھا گیا۔ ان کی عمر اس وقت سولہ سترہ سال تھی مکرم سیف الاسلام صاحب نے ۱۹۵۵ء میں اس وقت سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ سے ملاقات کی تھی جبکہ وہ لندن تشریف لائے تھے۔ کمال صاحب نے بتایا کہ اس نوجوان کی ذات ہی سویڈن میں احمدیہ مسلم مشن کھولنے کا محرک بنی تھی کیونکہ اس نوجوان نے حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کو تحریک کی تھی۔ کہ وہاں مشن کھولا جائے۔ جس پر حضور نے واپس پاکستان جا کر مجھے بھجوایا۔

"پہلی کامیابی پر آپ کے تاثرات کیا تھے؟" میرے اس سوال پر کمال صاحب بولے کہ کوئی خاص تاثر نہیں تھا۔ اب تو یاد نہیں رہا۔ ہاں اتنا یاد ہے کہ حضور رضی اللہ عنہ کی طرف سے میرے خط کا جو جواب آیا تھا۔ اس میں حضور رضی اللہ عنہ نے رقم فرمایا تھا کہ مولوی نیر صاحب رضی اللہ عنہ افریقہ گئے تو انہوں نے پہلے دن پانچ ہزار افراد کو احمدی کیا۔ اور تم نے صرف ایک بیعت بھجوائی ہے۔

سویڈن میں احمدیہ مشن کے آغاز کی روداد خاصی دلچسپ تھی۔ کمال صاحب نے بتایا کہ انہوں نے جا کر ایک کمرہ کرائے پر لیا۔ کھانا باہر سے کھانا پڑتا تھا۔ کیونکہ اس ملک میں Paying guest بنانے کا رواج نہیں۔ پریس سے رابطہ کیا اور لوگ آنے شروع ہو گئے۔ مگر کسی مالک مکان نے مجھے اپنے گھر میں ٹکنے نہیں دیا۔ زیادہ سے زیادہ دو تین ماہ کسی گھر میں رہ سکا اس کے بعد جواب مل جاتا۔ اور اس طرح بیسیوں مکان بدلے۔ اس کی وجہ یہ نہیں تھی کہ لوگ اسلام کے مخالف تھے۔ بلکہ اس کی وجہ یہ تھی کہ میرے پاس کثرت سے لوگ آتے تھے اور بار بار گھنٹی بجتی تھی جس پر اہل خانہ "ڈسٹرب" ہوتے تھے اور اتنے تنگ آتے کہ مجھے جواب دے دیتے۔

انہوں نے بتایا کہ سکینڈے نیویا چونکہ یورپ کے بھی ایک سرے پر واقع ہے اس لئے اسلام کا پیغام یہاں پر نہیں پہنچ سکا

مولوی نیر صاحب نے پہلے دن پانچ ہزار احمدی کئے تم نے صرف ایک بیعت بھجوائی

یہ سعادت اور اعزاز جماعت احمدیہ ہی کے حصے میں آیا ہے کہ اس کے مبلغین کے ذریعے سب سے پہلے خدا تعالیٰ کی توحید اور نبی پاک محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کا پیغام یہاں تک پہنچا۔ اس سے پہلے مسلمانوں کی تعداد پورے ملک میں چند ایک افراد کی تھی جو کہ یا تو انڈونیشیا وغیرہ سے گئے تھے یا ترکی سے ہو کر آئے تھے۔ اور کوئی بھولا بھٹکا شخص مسلمان ہو جاتا تھا۔ تاہم اب جماعت احمدیہ کی کوششوں سے سکینڈے نیویا کے تینوں ممالک میں مقامی مخلص احمدیوں کی جماعتیں قائم ہو گئی ہیں۔

"وہاں کے مقامی احمدی اخلاص میں کس درجے پر ہیں؟" میرے اس سوال پر کمال صاحب نے بتایا کہ مقامی سویڈش، ڈینش اور نارویجین افراد کی ایمانی حالت بہت پختہ ہے۔ اور وہ تمام اسلامی احکام کے سختی سے پابند ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان میں سے جو بھی کوئی احمدی ہوتا ہے وہ پوری تحقیق کے بعد ہوتا ہے اور باضابطہ بیعت کرنے سے پہلے ہی وہ مسجد میں آنے جانے اور نمازیں ادا کرنے لگ جاتا ہے اور ان کی ایمانی زندگی بہت سے پاکستانیوں کے لئے باعث رشک ہے۔ ان کی زندگی میں اتنی تنظیم ہے کہ کسی شخص کے پاس چندہ لینے یا اسے یاد دہانی کرانے نہیں جانا پڑتا۔ وہ مہینے کا بجٹ بناتے ہی از خود اپنے حصے کا چندہ سیکرٹری مال کو بھیج دیتے ہیں۔

ایک سوال کے جواب میں مکرم کمال یوسف صاحب نے بتایا کہ جماعت احمدیہ نے یورپ میں اسلام کے بارے میں عام عیسائیوں کے تعصبات دور کرنے میں نمایاں خدمات انجام دی ہیں۔ اور آج کا عام عیسائی اسلام کی تعلیمات کے بارے میں اتنا متعصب نہیں رہا ہے جتنا آج سے بیس تیس سال پہلے کا تھا۔ اس کی مثال دیتے ہوئے انہوں نے بتایا کہ میں جس سال یورپ گیا اس وقت ابتدائی سکولوں کی تاریخ کی کتب میں یہ عام نظریہ درج تھا کہ اسلام تلوار کے زور سے پھیلا۔ لیکن جماعت احمدیہ کی کوششوں سے اب اس علاقے کے کسی سکول کی کتاب میں کسی بچے کو یہ نہیں پڑھایا جاتا کہ اسلام تلوار کے زور سے پھیلا تھا۔ اسلام کی تعلیم کو وہ ابھی قابل عمل تو نہیں سمجھتے مگر اب اس کے بارے میں متعصب نہیں ہیں۔ البتہ بعض مسلم ممالک سے آنے والے مسلمانوں کا نمونہ ان کو مزید اسلام سے برگشتہ کرنے کا موجب بن رہا ہے۔

مکرم کمال صاحب نے ایک دلچسپ بات بتائی کہ جب سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز پہلی دفعہ ۱۹۶۷ء میں یورپ تشریف لے گئے تو وانڈز ورتھ کے ہال میں حضور نے انگریزوں کو خطاب کرتے ہوئے اسلام کی دعوت دی اور متنبہ کیا کہ اگر انہوں نے اسلام کی آواز پر کان نہ دھرا تو ایک زبردست تباہی ان کا مقدر ہو گی حضور کے اس پیغام کا سویڈش اور ڈینش زبان میں ترجمہ کر کے ان ملکوں میں تقسیم کیا گیا اور اس کے نتیجے میں یہ عام طور پر مشہور ہو گیا کہ اگلے سال دنیا تباہ ہو جائے گی۔ اس پر حضور ایدہ اللہ نے وضاحت بھجوائی کہ وہ تباہی آنے والی ضرور ہے مگر اس سال یا اس موسم میں نہیں آئے گی۔

"یورپ میں کس ملک نے احمدیت کو سب سے زیادہ قبول کیا ہے؟ میرے اس سوال پر کمال صاحب نے تھوڑا سا سوچ کر جلد ہی جواب دیا کہ اس وقت ہالینڈ میں مقامی احمدیوں کی سب سے بڑی جماعت قائم ہے اس وقت عیسائیت میں بھی بہت سی مذہبی تحریکوں کی قیادت ہالینڈ والوں کے پاس ہے۔ ہپی ازم کا مرکز بھی یہی بنا تھا۔ اور حشیش کا سنٹر بھی یہی ہے۔ ایسی جگہ مخلص احمدیوں کی ایک مضبوط جماعت کا قیام نیک فال ہے، غلبۂ اسلام کے حق میں۔ کمال صاحب نے بتایا کہ سکینڈے نیوین ممالک میں ڈنمارک کی جماعت دوسرے دونوں ملکوں سے بڑی ہے۔

(باقی صفحہ ۶ پر)

(بقیہ صفحہ ۵)

سویڈن کے بارے میں انہوں نے بتایا کہ یہاں کی حکومت اگرچہ باہر سے آنے والوں کو صرف تین ماہ میں بڑی کاوش سے اپنی زبان سکھا دیتی ہے مگر کسی بھی شخص کی مادری زبان کو نہیں دبایا جاتا۔ اگر کوئی پنجابی کہے تو اس کی زبان اس کے بچوں کو پڑھانے کا انتظام کیا جائے گا۔ اور اس کے لئے سرکاری خرچے پر استاد مہیا کیا جائے گا۔

سکینڈے نیوین لوگوں کے مزاج کے بارے میں کمال صاحب نے دلچسپ بات یہ بتائی کہ چونکہ عرصہ ڈیڑھ سو سال سے یہ علاقہ کسی جنگ میں شریک نہیں ہوا۔ اس لئے اس علاقے کے لوگ خود کو بہت برتر خیال کرتے ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ انگریزوں میں اپنی نسل کی برتری کا احساس بہت ہے۔ مگر سکینڈے نیوین اور خصوصاً سویڈش لوگوں میں یہ احساس ان سب سے زیادہ ہے۔ یہ قوم کو بڑے امن پسند کہتے ہیں یہی وجہ ہے کہ دنیا بھر کے مذاہب کا اثر یہاں پر بہت کم ہے۔ اور اس علاقے نے عیسائیت کو بھی باقی یورپ کی نسبت سب سے آخر میں قبول کیا۔

کمال صاحب نے بتایا کہ سکینڈے نیویا سے ملحقہ ملک آئس لینڈ میں بھی احمدیت کا پیغام پہنچ چکا ہے۔ اس ملک کو بھی سکینڈے نیویا ممالک میں شامل کیا جاتا ہے مگر یہ ملک دراصل اس سلسلہ سے علیحدہ ہے۔ اس ملک میں ایک پادری اور ایک لڑکی کو احمدیت کی نعمت مل چکی ہے خدا تعالیٰ ان کو مزید ترقی دے۔ آمین۔

آخر میں قابل ذکر بات یہ ہے کہ کمال یوسف صاحب نے جو کہ حال ہی میں سویڈن سے ربوہ آئے ہیں میری پہلی ہی درخواست پر مجھے انٹرویو کا وقت دے دیا اور مجھے قطعاً کوئی دقت ان سے رابطہ قائم کرنے یا وقت حاصل کرنے میں پیش نہیں آئی۔ کمال صاحب آپ کا شکریہ!

سالانہ اجتماع پر آنے والی مستورات کیلئے ضروری اعلان

تمام عہدہ داران کے لئے یہ اعلان کیا جاتا ہے کہ اس مرتبہ سالانہ اجتماع کے موقعہ پر آنے والی مہمان مستورات کے ٹھہرنے اور کھانا کھلانے کا انتظام مہمان خانہ مستورات میں کیا گیا ہے۔ کھانے کا ٹکٹ بھی مہمان خانہ مستورات میں ہی تقسیم ہوگا نوٹ کرلیں۔

اسی طرح جو عہدہ داران سالانہ اجتماع پر تشریف لائیں وہ اپنے بیج تیار کرکے ساتھ لائیں اور پروگرام کے وقت لگائیں تاکہ ہماری مرکزی عہدہ داران ان کو پہچان سکیں اور اپنے شعبہ کے سلسلہ میں کوئی بات دریافت کرنی ہو تو وہ آسانی سے دریافت کرسکیں۔

جتنی تعداد میں چاہیں خواتین آئیں کوئی پابندی نہیں۔ لیکن ان کے پاس مقامی لجنہ کی تصدیق ضرور ہو۔ اور آنے سے قبل لجنہ کی صدر کی طرف سے آنے والیوں کی تعداد ضرور ہو۔ ورنہ انتظام میں خرابی واقع ہونے کا ڈر رہتا ہے۔

(صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

والدین توجہ فرمائیں

اگر آپ کا کوئی بچہ فیصل آباد کے کسی کالج میں تعلیم حاصل کر رہا ہے یا اس نے زرعی یونیورسٹی، ایجوکیشن کالج یا کسی اور کالج میں داخلہ لیا ہے۔ تو اس کے ایڈریس سے درج ذیل پتہ پر مطلع فرمائیں۔ ہم انشاء اللہ ان کی بہتر تربیت و رہنمائی کریں گے اور آپ کے بچے کی اخلاقی و دینی ہر طرح سے مدد کریں گے۔ احمدیہ سٹوڈنٹس ایسوسی ایشن طلبہ کے درمیان رابطہ قائم کرتی ہے۔

حافظ انور جاوید ایم۔ ایس سی ۱۰۵ طارق ہال زرعی یونیورسٹی فیصل آباد

(صدر احمدیہ سٹوڈنٹس ایسوسی ایشن فیصل آباد)

قائدین اضلاع! مجالس کی سو فیصد نمائندگی کیلئے ابھی سے مجالس کو تیار کریں۔

(معتمد مرکزیہ)

برائے توجہ لجنات اماء اللہ

تمام لجنات کے لئے اطلاعاً اعلان ہے۔ کہ دوران سال نمایاں کام کرنے والی ممبرات کے نام جلد بھجوادیں۔ تاکہ اجتماع کے موقع پر اسناد خوشنودی تیار کی جاسکیں۔ نیز سالانہ رپورٹ ۱۰ اکتوبر تک پہنچ جانی چاہئیں۔ یاد رہے سالانہ رپورٹ کی دو نقلیں ارسال کریں۔

(صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

انصار اللہ کا مرکزی بائیسواں سالانہ اجتماع

مجلس انصار اللہ مرکزیہ کا بائیسواں سالانہ اجتماع ان شاء اللہ العزیز بمورخہ ۲۶، ۲۷، ۲۸ اخاء/اکتوبر بروز جمعہ، ہفتہ، اتوار ربوہ میں منعقد ہو رہا ہے۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا ارشاد ہے کہ ہر مجلس کی طرف سے خواہ ایک ہی نمائندہ آئے مگر آئے ضرور۔ حضور کے ارشاد کی تعمیل میں ہر مجلس نمائندہ ضرور بھجوائے۔ اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو۔ اراکین اور زائرین کی تعداد اس کے علاوہ ہوگی۔

(قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پتہ درکار ہے

مکرم عبدالعزیز صاحب طاہر ولد چوہدری اللہ رکھا صاحب وصیت ۱۸۸۳۷ آف ربوہ کے ایڈریس کی نظارت ہذا کو ضرورت ہے۔ اگر کسی کو ان کے ایڈریس کا علم ہو یا وہ خود یہ اعلان پڑھیں تو اپنے مکمل ایڈریس سے نظارت ہذا کو مطلع فرمائیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

صنعتی نمائش لجنہ اماء اللہ

بعض انتظامی مجبوریوں کی وجہ سے اس سال جلسہ سالانہ کے موقع پر لجنہ اماء اللہ کی صنعتی نمائش نہیں لگائی جائے گی۔ تمام لجنات اس بات کو نوٹ کرلیں۔

(صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

قائدین مجالس! تجنید فارم، بجٹ فارم اور انتخاب فارم مکمل کروا کے جلد از جلد مرکز کو واپس ارسال فرمادیں۔

(معتمد مرکزیہ)

قائدین اضلاع! سالانہ اجتماع میں ٹیموں کی شمولیت کے لئے ابھی سے تیاری شروع فرمادیں۔

(معتمد مرکزیہ)

درخواست دعا

خاکسار کو کمر اور گردوں میں درد کی تکلیف ہے۔ جسمانی کمزوری بڑھتی جارہی ہے۔ احباب دعا فرمادیں کہ اللہ تعالیٰ مجھے کامل و عاجل صحت عطا فرمائے اور جملہ پریشانیوں کو دور فرمائے آمین۔

(محمد حسین خادم مسجد ربوہ)

قائدین مجالس! ۵ اکتوبر تا ۱۲ اکتوبر ہفتہ وصولی منائیں اور رپورٹ بھجوائیں۔

(مہتمم مال خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

(بقیہ اداریہ صفحہ ۲)

شخص ایک چیز ہمیشہ رہنے والی پر مطمئن ہوتا ہے۔ مگر وہ دوسرا عالم جس کی خوشیاں سچے اطمینان کے لائق اور دائمی ہیں وہ ساری عمر میں ایک مرتبہ بھی تمہیں یاد نہیں آتا۔ کیا بد قسمتی ہے کہ ایک بڑے امر اہم سے تم قطعاً غافل اور آنکھیں بند کئے بیٹھے ہو اور جو گزشتنی گزاشتنی امور ہیں ان کی ہوس میں دن رات سرپٹ دوڑ رہے ہو۔ تمہیں خوب تجربہ ہے کہ بلاشبہ وہ وقت تم پر آنے والا ہے جو ایک دم میں تمہاری زندگی اور تمہاری ساری آرزوؤں کا خاتمہ کر دے گا۔ مگر یہ عجیب شقاوت ہے کہ باوجود اس علم کے پھر اپنے تمام اوقات دنیا طلبی میں ہی برباد کر رہے ہو۔"

وصایا

ضروری نوٹ:۔

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جا رہی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت سے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔ (سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

مسل نمبر ۲۴۲۵۲

میں سید عبدالواحد زیدی ولد سید عبدالقیوم صاحب زیدی مرحوم قوم سید زیدی پیشہ پنشنر عمر ۶۲ سال بیعت ۳۷-۴-۱۷ ساکن لاہور ضلع لاہور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۸/۲۹ احسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے:۔

۱۔ رہائشی مکان B.6/۷ متھرا سٹریٹ نمبر ۷ شام نگر چوبرجی لاہور (۱/۲ حصہ کا مالک)

۲۔ زرعی زمین ۱/۲ ۷ ایکڑ واقع چک ۲۹ گگا ڈاکخانہ سیجوال ضلع قصور (۱/۲ حصہ کا مالک)

میں اپنی جائداد مندرجہ بالا کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اس وقت مجھے مبلغ ۱۷۰ روپے ماہوار آمد بصورت پنشن ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

میں اقرار قانونی اور شرعی کرتا ہوں کہ مجھے یا میرے کسی وارث کو کسی حالت میں کبھی بھی یہ حق نہ ہوگا کہ اپنا ادا کردہ چندہ وصیت یا ادا کردہ حصہ جائداد کی واپسی کا مطالبہ کریں۔

العبد: سید عبدالواحد زیدی B-6 متھرا سٹریٹ نمبر ۷ شام نگر چوبرجی لاہور

گواہ شد: سید طارق وسیم زیدی (پسر وصیت کنندہ)

گواہ شد: محمد نصیر خان ہمایوں وصیت نمبر ۲۲۶۶۹ زعیم مجلس خدام الاحمدیہ حلقہ راج گڑھ قیادت اسلامیہ پارک لاہور

مسل ۲۴۲۵۳

میں سیدہ نصرت جہاں بیگم صاحبہ زوجہ سید عبدالواحد صاحب زیدی قوم سید ہاشمی پیشہ خانہ داری عمر ۵۳ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن لاہور ضلع لاہور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۸/۲۹ احسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

حق مہر بذمہ خاوند ۷۰۰ روپے صرف

زیور طلائی ڈیڑھ تولہ ۱۸۰۰ روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اس وقت مجھے مبلغ ۲۰ روپے ماہوار آمد بصورت جیب خرچ ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

میں اقرار قانونی اور شرعی کرتی ہوں کہ مجھے یا میرے کسی وارث کو کسی حالت میں کبھی بھی یہ حق نہ ہوگا کہ وہ اپنا ادا کردہ چندہ وصیت یا ادا کردہ حصہ جائداد کی واپسی کا مطالبہ کریں۔

الامۃ۔ سیدہ نصرت جہاں بیگم B-6/۷ متھرا سٹریٹ نمبر ۷ شام نگر چوبرجی لاہور۔

گواہ شد: سید طارق وسیم زیدی (پسر موصیہ)

گواہ شد: محمد نصیر خان ہمایوں وصیت نمبر ۲۲۶۶۹ زعیم مجلس خدام الاحمدیہ حلقہ راج گڑھ قیادت اسلامیہ پارک لاہور

مسل نمبر ۲۴۲۵۴

میں محمد اسلم ڈوگر ولد دوست محمد صاحب ڈوگر قوم ڈوگر پیشہ ملازمت عمر ۱/۲ ۱۲ بیعت پیدائشی احمدی ساکن لاہور ضلع لاہور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۸/۲۹ احسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔

رہائشی پلاٹ رقبہ ۹ مرلہ واقعہ امامیہ کالونی سکیم نمبر ۲ پلاٹ نمبر ۶۷-۳۶۶۔ قیمت خرید ۳۳۰۰ روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ربوہ ہوگی۔

میں اقرار قانونی اور شرعی کرتا ہوں۔ کہ مجھے یا میرے کسی وارث کو کسی حالت میں کبھی بھی یہ حق نہ ہوگا کہ اپنا ادا کردہ چندہ وصیت یا ادا کردہ حصہ جائداد کی واپسی کا مطالبہ کریں۔

اس وقت مجھے مبلغ ۶۷۶/- روپے ماہوار آمد بصورت ملازمت ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد: محمد اسلم ڈوگر مکان نمبر ۶۸ مین بازار راج گڑھ لاہور

گواہ شد: صلاح الدین وصیت نمبر ۴۸۸۹ سیکرٹری مال حلقہ راج گڑھ لاہور

گواہ شد: محمد نصیر خان ہمایوں وصیت نمبر ۲۲۶۶۹ زعیم مجلس خدام الاحمدیہ حلقہ راج گڑھ قیادت اسلامیہ پارک لاہور۔

مسل نمبر ۲۴۲۵۵

میں نصیرہ حسنات زوجہ سید حسنات احمد صاحب قوم سید پیشہ ملازمت عمر ۳۸ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن اسلام آباد ضلع راولپنڈی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۸/۲۹ ۲۰ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

حق مہر ۵۰۰۰ روپے

طلائی کلائی ایک جوڑی ۱/۲ ۱ تولہ ۱۵۰۰ روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

میں اقرار قانونی اور شرعی کرتی ہوں کہ مجھے یا میرے کسی وارث کو کسی حالت میں کبھی بھی یہ حق نہ ہوگا کہ اپنا ادا کردہ چندہ وصیت یا ادا کردہ حصہ جائداد کی واپسی کا مطالبہ کریں۔

اس وقت مجھے مبلغ ۱۰۰۰ روپے ماہوار آمد بصورت ملازمت ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ۔ نصیرہ حسنات بنگلہ ۲۴ سٹریٹ ۴۲ شالیمار ۲/۶ اسلام آباد

گواہ شد۔ شیخ عبدالقادر وصیت نمبر ۱۰۹۷۰ اسلام آباد

گواہ شد۔ سید حسنات احمد (خاوند موصیہ)

درخواست دعا

۱۔ خاکسار کی نانی محترمہ کی شفایابی و درازی عمر اور میری جملہ نیک تمناؤں کی برآوری کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

حافظ مبارک علی چنیوٹ ضلع جھنگ

۲۔ عاجز اپنی اہلیہ کے اپریشن گردہ کے لئے آج لاہور جا رہا ہے۔ جیسا کہ پہلے اعلان دے چکا ہوں کہ عرصہ ۹ ماہ سے بیمار ہے۔ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اپریشن کامیاب کرے اور بخیریت گھر واپس آئیں۔

بشیر احمد خادم حضرت میاں بشیر احمد صاحب البشریٰ ربوہ

ہر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ

اخبار الفضل

خود خرید کر پڑھے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ضرورت سٹاف

فضل عمر ہسپتال ربوہ کو مندرجہ ذیل سٹاف کی ضرورت ہے۔ خدمتِ خلق کا جذبہ رکھنے والے فوری طور پر اپنی سندات کے ساتھ خاکسار کو ملیں۔

(۱) لیڈی ڈاکٹر ایم بی بی ایس	ایک مستقل آسامی اور ایک عارضی آسامی
(۲) اسسٹنٹ ایم بی بی ایس (ڈاکٹر)	ایک مستقل آسامی
(۳) میڈیکل آفیسر	دو آسامیاں
(۴) میل نرسز کوالیفائڈ	چار آسامیاں
(۵) بیلدار تجربہ کار	ایک آسامی مگر عارضی

ڈاکٹر لطیف احمد قریشی
قائم مقام چیف میڈیکل آفیسر

احباب محتاط رہیں!

محمد اسماعیل خان صاحب ولد بوٹے خان صاحب ساکن سانگھڑ کے متعلق اطلاع موصول ہوئی ہے کہ یہ شخص افرادِ جماعت سے مختلف بہانوں سے پیسہ بٹور رہا ہے۔ کبھی اپنے آپ کو غریب ظاہر کر کے امداد کا خواہاں ہوتا ہے۔ کبھی کسی سے قرض لیتا ہے لیکن پھر واپس نہیں کرتا۔ جس کسی کا مکان کرایہ پر لیتا ہے اس کا کرایہ بھی ادا نہیں کرتا۔ آج کل یہ ضلع تھرپارکر نبی سر کے قرب و جوار میں گھوم رہا ہے۔ (امور عامہ)

امرائے کرام جماعت ہائے احمدیہ توجہ فرمائیں

نظارت تعلیم کی طرف سے ایک نہایت ضروری خط سیالکوٹ، پشاور شہر، ساہیوال، اوکاڑہ، کھاریاں، کنری اور سانگھڑ کے مقامی امراء نیز تمام امرائے اضلاع کو مورخہ ۶۹/۹/۲ کو ارسال کیا گیا ہے۔ اگر یہ خط مکتوب الیہم میں سے کسی کو نہ ملا ہو تو فوری طور پر نظارت ہذا کو اطلاع دیں تا انہیں ضروری اطلاع پہنچائی جا سکے۔ (ناظر تعلیم)

شکریہ احباب و درخواستِ دعا

مشیتِ ایزدی کے تحت خاکسار کی بیٹی عزیزہ سعیدہ بیگم (اہلیہ چوہدری عبید اللہ خاں) ۴۸ سال کی عمر میں ۶۹/۹/۴ کو وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔

مرحومہ کی علالت بہت مختصر تھی اور لاہور ہسپتال میں ابھی ٹیسٹ ہی ہو رہے تھے کہ کمزوری بے حد ہو گئی اور خون دینا پڑا لیکن اگلے روز اچانک حرکتِ قلب بند ہو جانے سے اپنے مولائے حقیقی سے جا ملیں اور ۶۹/۹/۵ کو بہشتی مقبرہ ربوہ میں دفن ہوئیں۔ وَکُلُّ مَنْ عَلَیْھَا فَانٍ ○

عزیزہ کی وفات پر احباب جماعت کی ایک کثیر تعداد نے ذاتی طور پر تعزیت فرمائی اور دعاؤں سے نوازا۔ اندرون اور بیرون پاکستان سے بہت بڑی تعداد میں بذریعہ خطوط اور تاریں اظہارِ تعزیت فرمایا اور ابھی یہ سلسلہ جاری ہے۔ بعض امراء نے نماز جنازہ غائب بھی پڑھائی ہے۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء۔ کوشش کر رہا ہوں کہ فرداً فرداً بھی شکریہ کے خطوط لکھوں لیکن اس پر وقت لگے گا۔ فی الحال روزنامہ الفضل کے ذریعہ خاکسار اپنی طرف سے، اپنے بیٹے عزیزم چوہدری مبارک مصلح الدین احمد وکیل المال ثانی ربوہ اور عزیزہ مرحومہ کے بچوں کی طرف سے احباب جماعت کا شکریہ ادا کرتا ہے کہ ہمارے اس صدمہ میں شریک ہو کر دعاؤں سے مدد فرمائی۔ اللہ تعالیٰ سب کو جزائے خیر سے نوازے۔ آمین۔

مرحومہ بہت سی صفاتِ حسنہ کی مالک تھیں۔ تہجد گزار اور صاحبِ رؤیا صادقہ تھیں۔ ہر ایک کی ہمدرد اور خدمت کے جذبہ سے سرشار تھیں۔ ہر حال میں خوش رہیں۔ بہت ہی نیک طبع تھیں۔ اپنے پیچھے اپنی یادگار تین بیٹے چھوڑے ہیں سب ابھی زیر تعلیم ہیں۔ احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو اپنے قرب سے نوازے اور اس کے بچوں کو نیک، صالح اور خادم دین بنائے۔ ہر حال میں ان کا حافظ و ناصر ہو اور ہم سب کا انجام بخیر ہو۔

(غلام محمد ناظر بیت المال خرچ ربوہ)

اَقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ وَاٰتُوا الزَّکٰوۃَ

یہ ارشادِ الٰہی قرآن مجید میں بار بار آیا ہے۔ تقریباً جہاں بھی نماز کو قائم کرنے کا حکم دیا گیا ہے ساتھ ہی زکوٰۃ ادا کرنے کی بھی تاکید کی گئی ہے۔ سیدنا حضرت مسیح موعودؑ کی بعثت کی ایک غرض یہ بھی بتلائی گئی ہے یحی الدین ویقیم الشریعۃ کہ آپؑ نئے سرے سے دین کو زندہ کریں گے اور شریعت کو قائم کریں گے۔ پس ہر احمدی کا فرض ہے کہ بیعت کرتے وقت جو عہد کیا ہوا ہے کہ "میں دین کو دنیا پر مقدم رکھوں گا" اسے اپنے قول اور فعل سے ثابت کرے۔

جو لوگ جملہ شرائط کے ساتھ نماز کو قائم کرتے ہیں اور جن پر زکوٰۃ واجب ہے زکوٰۃ ادا کرتے ہیں۔ حقیقت میں یہی لوگ ہیں جنہوں نے اپنے عہد بیعت کو اپنے اقوال و افعال سے سچ کر دکھایا ہے اور حقیقت میں یہی سچے مسلمان ہیں۔ (ناظر بیت المال آمد ربوہ)

وصیّت کرنے والی خواتین کے لئے اعلان

ہر خاتون وصیت کرتے وقت اپنے خاوند کا وصیت نمبر اور اس کی ماہوار آمد فارم پر ضرور تحریر فرمائے۔ خاوند موصی نہ ہونے کی صورت میں ماہوار آمد تحریر فرمائیں اور بیوہ ہونے کی صورت میں سرپرست کا وصیت نمبر اور ماہوار آمد تحریر فرمائے۔

عام وصایا امیر مقامی کے توسط سے ارسال کی جائیں۔ (سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

درخواست دعا

میری بچی عزیزی نسیم اختر زوجہ شیخ محمد اقبال صاحب کوئٹہ میں بیمار ہے۔ تکلیف زیادہ ہے۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ بچی کو اپنے خاص فضل سے صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا کرے۔ آمین

شیخ نذیر احمد فیض
بلال اسٹیٹس ربوہ

دوکان رہن یا قبضہ

خاکسار اپنی مارکیٹ میں ایک خالی "دوکان رہن یا قبضہ" دینا چاہتا ہے۔

خواہشمند احباب مجھ سے بالمشافہ رابطہ پیدا کریں۔

بشیر احمد شاہد
مالک شاہد مارکیٹ۔ رحمت بازار
ربوہ

ایک نئی اور معلومات افزا کتاب
۵۴ بزرگان سلسلہ عالیہ احمدیہ کی تحریر فرمودہ نصائح۔ ہر ایک کے لئے
"مقدس تحریریں"
قیمت ۵ روپے
ملنے کا پتہ:- فیض پبلیکیشنز۔ اقصیٰ روڈ۔ ربوہ

قابلِ فروخت

دو کنال ایک مرلہ کا پلاٹ محلہ دارالیمن ربوہ مین روڈ پر، دونوں طرف ۳۰-۳۰ فٹ کی سڑکیں۔ رابطہ کیلئے
نور احمد عابد۔ املاک کنسرن
رحمت بازار ربوہ فون ۵۹۶

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴